فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۷ امان ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۰ شوال ۱۳۸۲ھ ۔ ۷ مارچ ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۷ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی کچھ تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ علم کلام کے نتیجہ میں آج اسلام دنیا بھر میں غالب آرہا ہے

وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب تمام بنی نوع انسان محمد رسول اللہؐ کے جھنڈے تلے آ جمع ہونگے

لاہور میں اسلام کے عالمگیر غلبہ پر غیر ملکی طلبہ اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

لاہور — مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار تین بجے سہ پہر جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام وائی ایم سی اے ہال میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ اور ماریشس کے بعض احمدی طلبہ اور علماء سلسلہ نے مشرق و مغرب میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی پر تقاریر کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ آج حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ علم کلام کے نتیجہ میں اسلام دنیا بھر میں غالب آرہا ہے اور ہر خطۂ زمین میں اس کی یہ روز افزوں ترقی اپنے اور پرائے سب کو یہ باور کرا رہی ہے کہ وہ دن دور نہیں ہے کہ جب روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان اسلام میں داخل ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہونگے اور آخری زمانہ میں اسلام کے موعودہ غلبہ سے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بشارات بہ تمام و کمال پوری ہو کر اس دنیا کو امن و سلامتی اور صلح و آشتی سے بھر دیں گی — اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) نے ادا فرمائے۔ نہ صرف ہال سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ بلکہ بہت کثیر التعداد لوگوں کو ہال سے ملحقہ چھت اور برآمدے میں کھڑے ہو کر یورپ امریکہ افریقہ اور جزائر میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات سننے پڑے۔ جلسہ قریباً ۳ گھنٹے تک جاری رہا اور سامعین نے ہمہ تن شوق بنکر مبلغین اسلام اور غیر ملکی طلبہ کی تقاریر سے استفادہ کیا۔

جلسہ کا آغاز ٹھیک ۳ بجے سہ پہر تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مشرقی افریقہ کے ایک طالب علم جناب ابو طالب نے کی۔ بعدہ عزیز محمد یونس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

یورپ میں تبلیغ اسلام

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم جناب سید کمال یوسف صاحب نے یورپ میں تبلیغ اسلام کی ان مساعی پر روشنی ڈالی جو جماعت احمدیہ کی طرف سے عمل میں لائی جارہی ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں یورپ کے مختلف ممالک میں وہاں کے نومسلم احمدیوں کی نہایت مخلص اور فدائی جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے لنڈن، ہیگ، ہمبورگ، فرانکفورٹ اور زیورک میں عالیشان مساجد کی تعمیر — انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش اور فرانسیسی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور انکی اشاعت تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے ایثار پیشہ مبلغین کی تیاری اور اس کے وسیع نظام نیز اسلام پر مختلف زبانوں میں نہایت مدلل ٹھوس اور بیش قیمت لٹریچر کی فراہمی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ کس طرح ان مساعی کے نتیجہ میں یورپ کے مختلف ملکوں میں نومسلموں کی ایسی مخلص جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے کہ جن کا اخلاص اور جذبۂ قربانی ہر لحاظ سے قابل رشک ہے۔ وہاں کے نومسلموں میں سے آپ نے علی الخصوص انگلستان کے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ ڈنمارک کے مسٹر محمد عبد السلام میڈسن اور سویڈن کے مسٹر سیف الاسلام محمود کا ذکر کرکے بتایا کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود اسلام قبول کیا ہے۔ بلکہ اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے نہایت قابل قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

ماریشس میں تبلیغ اسلام

آپ کے بعد ماریشس کے جناب احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ ماریشس میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات انگریزی میں بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ وہاں احمدی مبلغین کے پہنچنے سے قبل سارے جزیرے پر عیسائی مشن چھایا ہوا تھا۔ پادریوں کی تبلیغی سرگرمیاں زور شور سے جاری تھیں اور کسی میں ان کے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم جیسے نامور احمدی مبلغین کے وہاں پہنچنے سے عیسائیت کا زور ٹوٹا اور انہوں نے وہاں تبلیغ اسلام کی مستحکم بنیاد قائم کر کے سارے جزیرے میں عیسائیت کے بالمقابل اسلام کو سربلند کیا۔ ان کے بعد مزید مبلغین آئے اور انہوں نے تبلیغ اسلام کے کام کو وسعت دی۔ اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے فدائیوں کی ایک مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ جماعت احمدیہ وہاں اب تک مسجدیں اور ایک کالج تعمیر کر چکی ہے۔ بعض مساجد اور کالج کی عظیم الشان عمارات وہاں کے ایثار پیشہ احمدیوں نے دن رات خود اپنے ہاتھ سے کام کر کے تعمیر کی ہیں۔ اور اس طرح وقار عمل کا نہایت شاندار نمونہ قائم کر دکھایا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی ہی بدولت ہے کہ جزیرہ ماریشس میں اسلام کو عیسائیوں اور ہندوؤں کے مقابلہ میں سربلندی نصیب ہوئی ہے اور اسلام وہاں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

بعدہ مشرقی افریقہ کے جناب یوسف عثمان نے

(باقی صفحہ ۔)

ضروری اعلان

بعض احباب جماعت نمائندگان شوریٰ کی اطلاع دیتے وقت بقایا چندہ کی تصدیق نہیں بھجواتے جس کی وجہ سے اطلاع نامکمل ہوتی ہے اور پھر دفتر ہذا کو تصدیق کے لئے لکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب نوٹ فرمالیں کہ نمائندگان کی اطلاع بھجواتے وقت بقایا کی تصدیق بھی ساتھ بھجوائیں اور یہ تصریح بھی فرمایا کریں کہ جلسہ سالانہ کا بقایا بھی انکے ذمہ نہیں ہے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۳ء

ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے

جماعتِ احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کلمہ طیبہ میں اسلام کی حقیقت کو چند الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے دو جزو ہیں لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ اس سے اسلام دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے یعنی قرآن کریم اور سنت۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سنت وہ عمل ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرکے دکھایا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نے اپنے عمل کا جو نمونہ پیش کیا اس کے مطابق عمل کرنا ہی دراصل قرآن کریم پر عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسی لئے آپ کو مومنوں کے لئے اسوۂ حسنہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین کے ذریعہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کا اسوۂ حسنہ سنت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے متعلق فرمایا ہے کہ خلقہ القرآن یعنی آپ کا خلق وہی تھا جو کلام اللہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح آپ کے تتبع ہی سے ہم قرآن کریم پر صحیح عمل کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے تو اس کے صرف یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم نے دنیا کے سامنے اسلام کی صرف تعلیمات زبانی پیش کرنی ہیں اور بس بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کو خود اس طرح سے اختیار کرنا ہے کہ ہم دوسروں کیلئے ان اخلاق کا نمونہ بن کر نظر آئیں ــ اور ان اخلاق عالیہ کا خود مجسم بن جائیں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پائے جاتے تھے۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے ذریعہ محفوظ کیا گیا ہے مگر یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی قانون کے مطابق جاری رہا ہے مگر یہ کافی نہیں ہے

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عین حیات میں صحابہ کرامؓ کے سامنے نمونہ پیش کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس نمونہ پر عمل کرکے یہ امانت تابعین کے سپرد کی اور تابعین سے تبع تابعین نے حاصل کی اور اس طرح امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ہمارے پاس پہنچی مگر بیرونی اثرات نے اور بعض خود ساختہ مصلحین نے اس آبِ مصفّا کو اپنے خیالات اور بدعتوں سے گدلا کر دیا اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ اصل کو کھوٹ سے علیحدہ کرنا مشکل ہو گیا اسلئے اللہ تعالےٰ نے حسب وعدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جری اللہ فی حلل الانبیاء بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نمونہ سے ہمارے سامنے پیش کرے اور ہم اس نمونہ پر چل کر وہی نمونہ تمام دنیا کے سامنے پیش کریں۔

اس سے ظاہر ہے کہ تجدید و احیائے دین کا جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اس کا بہترین طریق یہی ہے کہ ہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ اختیار کریں اور ان کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ دوسرے لفظوں میں قرآن کریم کی تعلیمات دنیا میں پیش کرنے کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ ہم ان تعلیمات پر مقالے لکھیں اور زبانی دلائل سے ان کی فوقیت ثابت کریں بلکہ اس کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تعلیمات پر عمل کیا اور آپ کے اسوہ حسنہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نمونہ میں ہم کو دکھایا۔ اسی طرح ہم خود دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کریں جس طرح صحابہ کرامؓ اور ان سے روشنی حاصل کرنے والوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واٰخرین منھم قرآن مجید میں اس جماعت کے لئے فرمایا ہے جو صحابہ کرامؓ کی طرح اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دنیا کے سامنے پیش کرے گی۔ اس لئے جماعت احمدیہ جب کہتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ جماعت صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چل کر وہی نمونہ دنیا کے سامنے رکھے گی جو انہوں نے دکھایا تھا۔

اس لئے ہر فرد جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی صحابہ کرامؓ کی زندگی کے سانچے میں ڈھالے۔ ایسا کرنے کے لئے اس کے پاس تین رہنما موجود ہیں اوّل قرآن کریم۔ دوم سنت رسول اللہ اور آثار صحابہ کرامؓ اور تیسرے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ اور آپ کے صحابہؓ کے نقوشِ قدم۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابھی تک صحابہ مسیح موعود علیہ السلام زندہ موجود ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کی زندگیوں کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس طرح سینکڑوں زندہ نمونے ابھی تک ہمارے سامنے ہیں اگرچہ ان میں سے بہت سے اب ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو چکے ہیں پھر بھی ان کے نقوشِ قدم ابھی تابندہ ہیں اسلئے ہمارے لئے کوئی عذر نہیں رہتا کہ ہم خود ویسے ہی نمونہ بن کر دنیا کے سامنے نہ پیش کریں۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق جاری رہنا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا کام کریں۔ اگر ہم اپنا کام کریں گے اور اپنا فرض ادا کریں گے تو اس طرح ہم بھی اس مقدس سلسلہ کی ایک کڑی بن جائیں گے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ تو اپنا سلسلہ ہمارے بغیر بھی بالضرور جاری رکھے گا۔

ہمارے لئے تو سوال اپنے مقام کا ہے آیا ہم اس سلسلہ کی کوئی کڑی ہیں یا نہیں۔ یہ سوال ہے جو ہر احمدی کو اپنے دل سے ہر وقت پوچھتے رہنا چاہیئے اور اپنے وہ نقائص دور کرتے رہنا چاہیئے جو ان نمونوں کے آئینہ میں اس کو اپنی ذات میں نظر آئیں گے۔ ورنہ اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا یہ دعوےٰ کہ وہ ایک ایسی جماعت کا رکن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کیلئے کھڑا کیا ہے صحیح نہیں ہے۔

مودودی صاحب کی جمہوریت کی حقیقت

ایک تازہ خبر

"امیر جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی صدارتی تقریر میں حکمران طبقہ کو خبردار کیا کہ وہ ان لوگوں کا طریق اختیار نہ کریں جنہوں نے جمہوریت کے اصولوں سے انحراف کیا اور جبری قوانین کے ذریعے اپنا اقتدار بحال رکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ عرصہ بعد ذلیل و رسوا ہوئے اور خود ان کے خلاف وہی قوانین استعمال کئے گئے جو وہ دوسروں پر استعمال کرتے رہے تھے آپ نے اس سلسلہ میں بعض اسلامی ملکوں کے سیاسی حالات کی مثالیں دیں اور کہا کہ ایک فرد یا گروپ کسی نہ کسی طرح سے اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا رہا ہے لیکن دوسرے روز اسے قاتل یا دشمن قوم قرار دیکر ذلیل و خوار کیا جاتا ہے۔

دو طریقے

مولانا ابوالاعلےٰ مودودی نے کہا کہ دنیا میں نظام حکومت چلانے کے دو ہی طریقے ہیں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ملک کے باشندوں کو آزادی کے ساتھ کثرت رائے سے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا جائے یہ نظام حکومت چلانے کا جمہوری طریقہ ہے جمہوریت میں ہر شہری کو حکومت پر تنقید کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس قسم کے نظام حکومت میں جبر و تشدد کے قوانین نافذ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس طریق حکومت میں اس اصول کو عملاً تسلیم کر لیا جاتا ہے کہ ملک عوام کا ہے کسی خاص گروہ۔ خاندان یا شخص کی جاگیر نہیں باشندے ملک کے دشمن یا بے شعور حیوان نہیں بلکہ انسان ہیں اور اپنی بھلائی کو سمجھتے ہیں۔ آپ نے کہا جمہوری ملک میں ایسا نہیں ہوتا کہ جو شخص آج برسر اقتدار رہے کل اسے مجرم ٹھہرایا جائے جمہوری ملک میں مختلف جماعتیں برسر اقتدار آتی رہتی ہیں جماعتوں کی تبدیلی سے ملک کے امن و امان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جمہوری نظام میں کسی جابرانہ طریقہ یا مخالفوں کی آواز بند کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ اس نظام میں یہ گنجائش نہیں ہوتی کہ پچھلے لوگوں کو ذلیل و رسوا کیا جائے اور سیاسی زندگی سے خارج کر کے اپنا اقتدار محفوظ کرنے کی کوشش کی جائے۔

جابرانہ قوانین کا طریقہ

مولانا مودودی نے کہا کہ دوسرا طریق حکومت یہ ہے کہ چند لوگ اتفاقاً سازش یا کسی اور طریقہ سے اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ عوام کو بے شعور سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو ملک و قوم کا نجات دہندہ کہتے ہیں وہ اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے کسی گروہ یا نظریہ خیال کو یہ موقعہ ہی نہ ملنے پائے کہ وہ عوام کے سامنے آئیں ان لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اقتدار کو اپنے لئے مخصوص رکھا جائے اس طریقہ سے جو حکومت کرنا چاہتے ہیں وہ جابرانہ قوانین کے بغیر اپنا اقتدار محفوظ نہیں سمجھتے مولانا مودودی نے اس سلسلہ میں بعض اسلامی ممالک کی مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ایک گروہ نے دوسرے گروہ کی حکومت کا تختہ الٹا۔ خود جابرانہ قوانین کے ذریعے برسر اقتدار رہنے کی کوشش کی آخر ان کے ساتھ وہی کچھ ہوا جو وہ دوسروں سے کرتے رہتے تھے۔"

(نوائے وقت مورخہ ۴ / ۳ / ۶۳ صفحہ اوّل)

یہ تو مودودی صاحب کی وہ تقریر ہے جو آپ نے بطور صدر جلسہ بیرون موچی دروازہ لاہور حال میں آل پارٹیز ڈیموکریٹک فرنٹ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے جلسہ میں فرمائی۔ یہ گویا ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں اب ہاتھی کے کھانے کے دانت ملاحظہ ہوں۔ مودودی صاحب اپنے رسالہ "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں"

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۵ پر)

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

سیرت النبیؐ اور پیشوایان مذاہب کے جلسے ۔ کالجوں اور سکولوں میں تقاریر

تقسیم لٹریچر ۔ اشاعت اخبار ۔ انفرادی ملاقاتیں

یک صد اکیس افراد کا قبول حق

مرتبہ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۴)

مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب روزانہ درس بعد نماز دینے کے علاوہ اس ایوننگ کلاس میں پڑھاتے رہے ۔ جو انہوں نے جاری کی ہے ۔ یہاں مغرب سے عشاء تک احمدی اور غیر احمدی بچوں کو یسرنا القرآن ۔ قرآن کریم سکھانے کے علاوہ اسلام کے چھوٹے چھوٹے مسائل سکھائے ۔ اس کلاس میں غیر احمدی بچے اس طرح دلچسپی لے رہے ہیں جس طرح کے احمدی بچے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کلاس کو بابرکت کرے ۔

مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب عقیقہ کے کئی مواقع پر احمدی گھروں میں گئے جہاں تقریب میں عیسائی اور غیر احمدی احباب بھی مدعو ہوتے ہیں ۔ ایسے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے تربیت اولاد کے متعلق اسلام کی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے اس کی دیگر تعلیموں پر فوقیت کو ثابت کیا ۔ نماز عشاء کے بعد تمالی جماعت کے احباب کو مکرم مولوی صاحب نے نماز مترجم کے اسباق دیئے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی مرد و عورت نماز جانتے ہیں ۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خاکسار نے بعد نماز فجر قرآن کریم ۔ بخاری شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس مرکزی مسجد سالٹ پانڈ میں جاری رکھا ۔ سالٹ پانڈ میں خطبات جمعہ کے علاوہ نماز باترجمہ کے اسباق کا سلسلہ شروع کیا ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نصف نماز باترجمہ ممبران یاد کر چکے ہیں ۔ جنوبی غانا کی مختلف جماعتوں کے دورہ کے علاوہ اشانٹی اور برونگ اہافو بلکہ شمالی غانا کا بھی دورہ کیا ۔ اور خطبات جمعہ اور تربیتی تقاریر کے ذریعہ ضروری تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی ۔ Tamale - Wa اور Techima کے دورہ میں مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب بھی خاکسار کے ہمراہ تھے ۔

۷۲۹ میں احمدی طلباء و طالبات کی کثیر تعداد سکولز میں پڑھتی ہے ۔ ان سب کا اجلاس بلا کر عام معلومات اسلامی کا امتحان لیا اور پھر ضروری امور کی طرف توجہ دلائی ۔

Techima کے دورہ میں مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب نے تمام برونگ اہافو ریجن کی میٹنگ بلائی ۔ جس میں مکرم قریشی صاحب کے علاوہ خاکسار اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے تربیتی تقاریر کیں ۔ اس موقعہ پر مکرم قریشی صاحب نے Techima میں احمدیہ مشن ہاؤس کے ایک حصہ میں دار المطالعہ کے قیام کا بندوبست کیا ۔ اور اس میں علمی اخبارات و رسائل کے علاوہ اسلامی کتب کثیر تعداد میں رکھیں ۔ اس دار المطالعہ کا افتتاح ضلع کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے فرمایا ۔ جس تقریب میں جماعت کے علاوہ بعض دیگر غیر مسلم معززین نے بھی شرکت کی اور مکرمی قریشی صاحب اور احمدیہ مشن کی اس کوشش پر مبارکباد دی ۔ اس تقریب کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی ۔

چونکہ خاکسار کے سپرد امارت کے علاوہ جنرل منیجر احمدیہ سکولز غانا کا بھی کام ہے اس لئے سکولوں کے کاموں کے سلسلہ میں وزیر تعلیم ۔ ریجنل ایجوکیشن آفیسرز ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز ۔ سکرٹری وزارت تعلیم ۔ پرنسپل ایجوکیشن آفیسر کو ملنے کے علاوہ اس سے متعلقہ مختلف میٹنگوں میں بھی شرکت کی ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جنوبی غانا میں دو نئے تعلیم الاسلام احمدیہ سکولز حکومت نے منظور کئے ہیں ۔ ان میں سے ایک Agona Swedru میں ہے اور دوسرا Odoleeng میں ہے ۔ اس منظوری کے لئے محکمہ تعلیم کے علاوہ ضلع کمشنرز اور لوکل افسران سے ملا ۔

Bedom میں سکول کا آغاز جماعت نے کیا تھا ۔ مگر اب کنٹرول لوکل کونسل کے ہاتھ میں ہے ۔ اس سکول میں احمدی استاد کے تقرر کے سلسلہ میں متعلقہ افسران سے مل کر اس کی منظوری لی ۔ تا وہ دینیات کے وقت میں احمدی طلباء کو اسلامی مسائل وغیرہ پڑھا سکے ۔

سالٹ پانڈ میں مڈل اور پرائمری سکولز کے اساتذہ کی میٹنگ بلا کر انہیں سکولوں کا تعلیمی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ احمدی بچوں کی دینی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دلائی ۔ تمام سکولوں کا معائنہ کیا ۔

غانا پارلیمنٹ میں شادی ۔ طلاق اور ورثہ کے متعلق بل زیر بحث تھا ۔ اس کے متعلق جماعت کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس بلا کر ایک میمورنڈم تیار کر کے پارلیمنٹ کے ارکان کی کمیٹی کے ممبران کو نقول بھیجی گئیں ۔ نیز متعلقہ وزیر کو بھی نقل بھیجی ۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مبلغ اکرا نے ڈپٹی منسٹر انفارمیشن کو انگریزی تفسیر قرآن کریم سے ان امور کے متعلق اسلامی تعلیم کے حوالے دکھائے ۔ چنانچہ انہوں نے تفسیر اپنے پاس مطالعہ کے لئے رکھ لی ۔

The visual History of Ghana اس نام کی کتاب یہاں سکولز میں بطور ٹیکسٹ بک مقرر ہے ۔ اس میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے ۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ اسلام کے پھیلانے کے لئے تلوار کے استعمال کو بھی جائز قرار دیا ہے ۔ اگرچہ یہ تصور خود نام نہاد مودودی ٹائپ مسلمانوں نے ہی غیر مذاہب کے لوگوں میں پھیلایا ہے ۔ اور اسی وجہ سے جس کالج اور سکول میں خاکسار تقریر کے لئے گیا ۔ سب سے پہلا سوال اس کے متعلق ہی ہوا ۔ تاہم خاکسار نے الحاج یعقوب ٹالی ڈپٹی سپیکر غانا پارلیمنٹ سے مل کر وزارت تعلیم کے سامنے اس معاملہ کو پیش کیا اور اس فقرہ کو سرکلر کے ذریعہ تمام سکولوں کی کتب سے حذف کرانے کا مطالبہ کیا ۔ وزارت تعلیم نے اس کے متعلق مناسب اقدام کرنے کا وعدہ کیا ۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب اس سلسلہ میں افسران تعلیم سے اب رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں ۔

سرکاری و غیر سرکاری تقریبات میں شمولیت

ملک میں ہونے والی مختلف تقریبات میں شرکت کی دعوت انچارج مبلغ کے علاوہ ریجنز میں ریجنل مبلغین کو بھی ملتی ہے ۔ اور یہ امر جماعت کی عزت اور وقار پر دلالت کرتا ہے ۔ وہاں مبلغین کے لئے مختلف طبقہ کے تعلیم یافتہ معززین اور سرکاری افسران سے متعارف ہونے اور تعلقات کو وسیع کرنے کا موجب ہوتا ہے اور دوران گفتگو میں بھی عموماً اسلامی تعلیم کے بعض پہلو بیان کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرمی عبدالوہاب صاحب کو شمالی ریجن کے ریجنل کمشنر کے اکرا سے تمالی آنے کے مواقع پر جن ممتاز شخصیتوں کو ان کے استقبال کے لئے خاص دعوت نامے جاری کئے گئے ۔ ان میں سے آپ بھی ایک تھے ۔ پھر غانا کے قومی دن کے موقعہ پر ریجنل کمشنر کی طرف سے دی گئی دعوت میں بھی آپ مدعو تھے ۔ جہاں پر ملاقاتوں کے نتیجہ میں بعض ممتاز عہدوں پر فائز مسلم احباب نے بھی احمدیہ مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنی شروع کر دی ہے ۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(۱)

۱۸۷۹ء میں حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ کی پہلی جلد کا آغاز فرمایا یہ وہ تاریک زمانہ تھا جبکہ عیسائی پادریوں کی زبان اور قلم لیل و نہار اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف زہر اُگل رہی تھی۔ ہزارہا صفحات اسلام کے خلاف حملوں میں سیاہ کر دیئے گئے مسلمانوں کے جذبات واحساسات سے کھیلا گیا اور ان کے قلوب کو مجروح کیا گیا۔ پادریوں کی زبان درازی کو دیکھ کر آریہ سماج کے مختلف سرکردہ اشخاص نے بھی اسلام۔ قرآن کریم اور الرسول الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز اور گندہ لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔

اِس مذہبی جنگ و جدال کے دوران میں صرف ایک ہی شخص مردِ میدان اور بطلِ اسلام ثابت ہوا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی شخصیتِ عظیمہ تھی۔ آپ نے اپنی تصنیف براہینِ احمدیہ میں مذاہب مختلفہ کی طرف سے اسلام کے خلاف اعتراضات اور انتقادات کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ کی اس عظیم الشان تصنیف نے مسلمانوں کے ہر طبقہ سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ "شیخ الاسلام" کہلانے والے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ذیل کے الفاظ میں یہ اعتراف کرنا پڑا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امراً۔

اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔" (اشاعۃ السنہ جلد نمبر ۶)

(۲)

براہین احمدیہ فضائل اسلام کے اظہار کے لئے تحریر کی گئی تھی۔ اور اس کتاب میں علم کلام کی رو سے صدق اسلام پر براہین اور دلائل نیرہ درج کئے جا رہے تھے جس سے ایک طرف تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرت اور شادمانی کی کیفیت تھی اور دوسری طرف آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے اس کتاب کی تکذیب کے لئے استہزاء اور تمسخر کا رنگ اختیار کیا۔ چنانچہ ایک شخص لیکھرام نامی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خط و کتابت شروع کر دی۔ اس شخص کی خط و کتابت سے ہی اس کے کردار اور اخلاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ ایک محقق آدمی کا اندازِ گفتگو اور تحریر ہمیشہ ہی علمی اور ٹھوس دلائل پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی متعصب ہو مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ اس نے استہزاء کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے یہاں تک ایک خط میں تحریر کر دیا۔

"اچھا آسمانی نشان تو دکھا دو یا اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔"

اس خط و کتابت کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے ایک طویل خط لیکھرام کے نام رقم فرمایا جس میں حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کی زبان بدزبانی سے رکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو ربّ العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں۔ گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بے باکوں کو تنبیہ کر سکتا ہے۔"

یہ خط و کتابت کافی طول پکڑ گئی۔ لیکھرام کا اصرار یہی تھا۔ کہ نشان دکھاؤ اور مجھے آپ کی پیشگوئیوں، الہامات و کشوف سے کوئی خوف و خدشہ نہیں ہے اور مجھے کسی قسم کا ہرگز گزند نہیں پہنچ سکتا۔ چونکہ لیکھرام بڑے تکرار سے یہ مطالبہ کر رہا تھا۔ کہ مجھ پر کسی قسم کے عذاب کی مقررہ میعاد کے ساتھ پیشگوئی کا بھی انکشاف کیا جائے۔ اس پر حضرت اقدسؑ کو خاص توجہ اور ابتہال کے بعد معلوم ہوا کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے عرصہ چھ سال میں لیکھرام ایک خطرناک گرفت میں مبتلا ہوگا۔ جو نتیجۃً موت کا باعث ہوگی۔ نیز حضورؑ کو الہام ہوا۔

"عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ"

یعنی یہ لیکھرام گویا گوسالہ سامری کی قسم کا ایک بچھڑا ہے جو لغو باتیں کر کے شور مچا رہا ہے۔ اس کے لئے انتہائی دکھ اور عذاب نازل ہوگا۔"

اِس الہامی خبر کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا:۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے یہ میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسّہ ڈال کر سُولی پر کھینچا جائے۔"

عبارت بالا کا لفظ لفظ اور اندازِ بیان اِس امر کو واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے متعلق الہامی خبر پر یقین تام تھا۔ آپ اپنے متعلق یہ بھی تحریر فرما رہے ہیں کہ اگر میں اس پیشگوئی میں جھوٹا (نعوذ باللہ) نکلا تو مجھے ہر قسم کی سزا دے دو اور اپنے آپ کو خوش کر لو۔ اس اشتہار کی اشاعت کثرت سے کی گئی۔ نیز حضورؑ نے اپنی مشہور تصنیف آئینہ کمالاتِ اسلام میں لیکھرام کے متعلق یہ اشعار تحریر فرمائے:۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

(۳)

چونکہ لیکھرام اپنے آپ کو آریہ سماج کا لیڈر سمجھتا تھا اور یہ فرقہ شدھی کا زبردست حامی تھا۔ اس فرقے کے لوگوں نے مسلمانوں کی عام اخلاقی اور مذہبی دگرگوں حالت کو دیکھ کر اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہوا تھا کہ مسلمانوں کو مرتد کیا جائے۔ اس غرض کے لئے آریہ سماج کے امراء اور مخیر اشخاص نے دل کھول کر چندے دیئے۔ نیز اس فرقے کے مذہبی اور سرکردہ اشخاص اسلام اور الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق لغو اعتراضات کرنے میں انتہائی زبان دراز اور بے باک تھے۔

اس لئے بانی احمدیت کی مندرجہ بالا پیشگوئی عوام و خواص کے لئے جاذب توجہ ہو گئی ابھی اس پیشگوئی کی اشاعت پر دو ماہ بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوسری الہامی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے علم پا کر شائع فرما دی جو یہ ہے۔

"آج ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے" اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔"

(برکات الدعاء)

اسی سلسلہ میں حضور نے ایک اور پیشگوئی شائع فرما دی جس میں واقعہ قتل کے وقت کو بھی قدرے ظاہر کیا گیا تھا اس پیشگوئی کا الہامی فقرہ نظم کی صورت میں یوں ہے

وبشرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ تو عید کے دن ایک اہم امر دیکھیگا اور وہ عید کے دن کے ساتھ دن ہوگا۔

(۴)

ان جملہ مذکورہ پیشگوئیوں کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ کو لیکھرام کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی اور یہ بھی کہ یہ عبرتناک واقعہ چھ سال کے عرصہ میں ہوگا۔ نیز یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ عید کے ساتھ کے دن میں ہوگا اور اس کا انجام وہی ہوگا جو گوسالہ سامری سے کیا گیا یعنی جلا کر دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے لیکھرام کی ہلاکت کے لئے ایک ایسا شخص مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی نظروں سے غیظ و غضب کی وجہ سے خون ٹپکتا تھا۔ اور سب سے آخر اور اہم امر کہ چونکہ یہ شخص بانی اسلام رحمۃ للعالمین کا بدترین دشمن تھا۔ اسلئے وہ برّان محمد کا نشانہ ہوگا۔

اس پیشگوئی کا ملک میں عام چرچا تھا انتظار کی گھڑی سے ہر نوک زبان مختلف خیالات سے رطب اللسان تھی۔ ایک سال گذر گیا۔ دوسرا گذر گیا۔ آخر پانچ سال گذر گئے معاندین اسلام اس عظیم الشان آسمانی اور ربانی پیشگوئی کی تضحیک کر رہے تھے کہ آخر غیرت خداوندی نے جوش مارا وہ وقت آ پہنچا جس میں اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت احمد الموعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقت اسلام پر ایمان افروز نشان ظاہر ہونا تھا۔ ایک شخص لیکھرام کے پاس آتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں ہندو ہونا چاہتا ہوں۔ لیکھرام نے اس خبر اور اس شخص کا وسیع پیمانہ پر پرچار کیا اس کو اپنے گھر رکھا۔ چنانچہ اس خوشی کی تقریب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کا دن مقرر کیا گیا۔ کیونکہ یہ پہلی شدھی تھی اس لئے اس کے متعلق خاص اور جاذب پروگرام تیار کیا گیا۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ تھکان کی وجہ سے انگڑائی لی۔ اس شخص نے جو ہندو ہونا چاہتا تھا۔ اس نے ایک خنجر لیکھرام کے پیٹ میں مارا اور لیکھرام "عجل جسد لہ خوار" کا منظر پیش کرنے لگے انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ چیخ و پکار سے محلہ میں ماتم بپا ہو گیا۔ لیکھرام کو آناً فاناً میو ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر پیری نے ان کا اپریشن کیا مگر لیکھرام اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ ربانی پیشگوئی کا ہر جگہ چرچا ہونے لگا۔ اخبارات نے مخالف و موافق تاثرات بیان کئے ہندوؤں نے قاتل کا سراغ لگانے کا مطالبہ کیا۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی بھی تلاشی ہوئی۔ پولیس نے تلاشی لیتے وقت انتہائی باریک بینی سے کام لیا ہندوؤں کی طرف سے لیکھرام کے قتل کے بعد لاہور میں خصوصاً مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔

(۵)

چونکہ آریہ سماج کے قلوب میں انتقام کا جذبہ سلگ رہا تھا اور قاتل کو پکڑنے کا اصرار تھا۔ گورنمنٹ نے ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس قاتل کا سراغ لگانے کے لئے ہر قسم کے علمی اور فنی ذرائع استعمال کئے۔ مگر لیکھرام کا قاتل کون تھا؟ اور کہاں تھا؟ اور یہ قتل کیوں ہوا سے اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسے پایا

آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی سزا یہی ہے

(درّثمین)

یہ رپورٹ گورنمنٹ کو پیش کر دی گئی کہ نہ تو کوئی سازش ہے اور نہ ہی منصوبہ واقعہ قتل کے بعد ایک حجت حضور نے آریہ سماج کے سامنے یوں فرمائی۔

آپ نے ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء ایک اشتہار "لیکھرام کے متعلق آریوں کے خیالات" شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے فیصلہ کن عبارت یہ تحریر فرمائی:۔

"میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے ایک ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بد دعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کیلئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طرح تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔"

الغرض حضرت بانی احمدیت نے ہر طرح سے حجت پوری فرمائی۔ اور یہ نشان آپ کے ذریعہ ایسی آب و تاب سے ظاہر ہوا۔ کہ جو کئی سعید روحوں کے لئے ایمان کا باعث ہوا۔ اور معاندین اسلام کے لئے باعث عبرت۔

یہ نشان جہاں آپ کی صداقت کی دلیل ہے وہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور آپ کی ذات بابرکات سے جو والہانہ محبت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو تھی اس کی زبردست دلیل ہے۔

لیڈر بقیہ ص۲

میں فرماتے ہیں :۔

"میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے واللہ الموفق للصواب کہ جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دیدیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً و عملاً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں" اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا، تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا، اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے بچا لیا جائے، پھر جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں، انہیں دل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لئے اپنی سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۵۱)

کیا اس تضاد سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مودودی صاحب جمہوریت کے دلدادہ نہیں بلکہ وہ ہر ان عناصر کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں جن کی غرض پاکستان کی حکومت کو زچ کرنا اور ملک میں دائمی طور پر انتشار کی فضا قائم رکھنا چلی آئی ہے

دعائے نعم البدل

برادرم مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری محاسب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا صاحبزادہ عزیز مسعود احمد بعمر قریباً اڑھائی سال مورخہ ۲۲/۲/۶۳ بوقت صبح سوا پانچ بجے مالک حقیقی سے جا ملا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم قمر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک مخلص اور محنتی عہدیدار ہیں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] نعم البدل عطا فرمائے [illegible]

تحریک جدید اور عہدہ داران جماعت

(از مکرم المحترم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال تحریک جدید)

یہ امر مسلم ہے۔ کہ کسی جماعت کی ترقی یا تنزل میں اس کے عہدہ دار حضرات کی مساعی کا بہت دخل ہوتا ہے۔ متعدد جماعتیں ایسی دیکھی گئی ہیں۔ جو نااہل عہدہ داران کے وقت میں پچھلی صفوں میں شمار ہوتی تھیں۔ لیکن جونہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چند متعدد اور مخلص کارکن وہاں پیدا کر دئے۔ ویسے ہی ان میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے صفِ اوّل میں شمار ہونے لگیں۔ اور بعض صفِ اوّل میں شمار ہونیوالی جماعتیں اپنے مستعد اور بیدار کارکنوں کے رخصت ہوتے ہی انحطاط کا شکار ہو گئیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر عہدہ داران جماعت سے یوں خطاب فرمایا۔" میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے۔ اس لئے وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔"

پس عہدہ داران حضرات اپنی جماعت کے آئین اور بہت بھاری ذمہ داری کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی مستعدی اور سستی بہر حال جماعت کی حالت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جہاں تک تحریک جدید کے مالی جہاد کا تعلق ہے وہاں بھی یہی اصول کارگر نظر آتا ہے۔ جماعتوں کی نشاندہی کئے بغیر ہی سیکرٹریان تحریک جدید۔ صدر و امراء صاحبان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ہر سال وہ تحریک جدید کے شعبہ کی ایک معین سکیم تجویز کر کے اسے زیر عمل رکھا کریں۔ سالانہ سکیم میں ان امور کا جائزہ لینا ضروری خیال فرمایا جاوے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل کرنے میں کہاں تک کوشاں رہتے ہیں؟

۲۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جماعت کا حصہ کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے کس طرح ترقی کر سکتا ہے؟

سادہ زندگی

تحریک جدید کا سب سے پہلا اور نہایت اہم مطالبہ سادہ زندگی ہے۔ اسلام نے سادہ زندگی اختیار کرنے کو پسند کیا ہے۔ اور پھر سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنا کر مسلمانوں کو اس کی تتبع کی دعوت دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طرز عمل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے۔ کہ اسلام کی خاطر اگر بعض جائز خواہش بھی قربان کرنا پڑیں۔ تو ہر مومن کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آج جبکہ اسلام ایک نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ وہ مظلوم و بیکس ہے تو مسلمانوں پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے۔ کہ اس کی خاطر جان و مال کی قربانیاں پیش کریں۔ اس کے لئے ہمیں سب سے پہلا کام جو کرنا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اپنی زندگی کو اس سادگی کا نمونہ بنالیں۔ جو اسلام کا منشا ہے۔ اسی لئے تحریک جدید کا پہلا مطالبہ سادہ زندگی رکھا گیا۔ جس کے ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

" پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے۔ اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں۔ ایسی سادہ کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام بجالانے کا موقعہ مل سکے۔ اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

اس مطالبہ کی تفصیل میں ایک کھانا کھانا۔ سینما۔ تھیٹر وغیرہ سے اجتناب فضول خرچی سے پرہیز اور ترک رسومات شامل ہیں۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات الفضل کے سالانہ نمبر دسمبر ۱۹۶۲ء میں جلسہ سالانہ اور تدبیر حسنہ کے عنوان سے ہدیۂ قارئین کئے جا چکے ہیں۔ احباب اس پرچہ سے استفادہ فرمائیں۔ اور عہدہ دار حضرات اپنی جماعتوں میں ان امور کی نگرانی فرمائیں۔ کیونکہ مالی جہاد میں کسی جماعت یا فرد کا عہدہ برآ ہونا اس ابتدائی مطالبہ پر منحصر ہے۔

تحریک جدید کا مالی جہاد۔ اس ضمن میں عہدہ دار حضرات خصوصاً سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کی مکمل فہرست بشمول مرد و زن۔ بچہ۔ بوڑھا۔ اپنے پاس تیار رکھیں۔ اور وعدوں کا جائزہ لیتے وقت دیکھیں۔ کہ

۱۔ کوئی فرد وعدہ کرنے سے محروم نہ رہے۔

۲۔ کوئی فرد اپنی استطاعت سے کم حصہ نہ لے رہا ہو۔

۳۔ نیز دفتر دوم کے وعدوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ملحوظ رکھا جا رہا ہو۔ فرمایا۔ "آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ بیس فیصدی (ماہوار آمدنی کا ۱/۵ حصہ) کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپیہ سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔"

ان اغراض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر عہدیداران جماعت کے فرائض یوں بیان فرمائے۔

" جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان ہر شخص کے پاس پہنچیں۔ اور دیکھیں۔ کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ یا کونسا شخص ایسا ہے۔ جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔"

اگر عہدہ داران حضرات تحریک جدید کے مالی جہاد کو اپنے محبوب امام کے منشا کے مطابق نتیجہ خیز دیکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہ جہاد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہر حال نتیجہ خیز ہو کر رہے گا۔ اگر عہدیدار حضرات ان شاندار نتائج میں حصہ دار بننے کا فخر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر انہیں اپنی مساعی کو کام اور وقت کے تقاضا کے مطابق تیز تر کرنا ہوگا۔

ہمارا کام اور اس کا تقاضا

اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" ہمارا کام بہت وسیع ہے اور ہم نے سارے دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے۔ اور یہ کام تقاضا کرتا ہے کہ ہم تحریک جدید کی مضبوطی کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اور بیرونی مبلغین کو اتنا روپیہ بھجوائیں۔ کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنی تبلیغی مہمات کو جاری رکھ سکیں۔" واللہ الموفق والمستعان

یوم مصلح موعود کی تقریب سعید پر احمدی جماعتوں کے جلسے

امسال یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے سلسلے میں جن مقامات سے احمدی جماعتوں کے جلسوں کے انعقاد کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

گجرات شہر۔ گولیکی ضلع گجرات۔ دنیاپور ضلع ملتان۔ خوشاب۔ ملتان چھاؤنی۔ منٹگمری۔ وزیرآباد۔ پیراں غائب۔ مدرسہ چٹھہ۔ بدوملہی۔ گوٹھ تھیقے خان۔ ٹانک (وزیرستان)۔ گھٹیالیاں۔ ہڈیارہ ضلع لاہور۔ دریا خاں مری۔ ننکانہ صاحب۔ باندھی۔ ضلع نوابشاہ۔ پتوکی۔ شیخ پور ضلع گجرات۔ چک ۷/۴۰ کاچیلو ضلع تھرپارکر۔ مجتہ امارات اللہ منٹگمری۔ پشاور صدر۔ انورآباد۔ ضلع لاڑکانہ۔ چک ۱۷۰ ٹی ڈی اے تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ۔ کھوکھووال۔ چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور۔ نورنگر۔ جوہرآباد۔ ٹنڈوجام۔ گوجرانوالہ۔ چنیوٹ۔ ڈھو ضلع گجرات

رمضان کی برکات کے حصول کیلئے تعمیر مسجد میں شمولیت

مکرم حاجی محمد فاضل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

" اس عاجز کی بڑھاپے کی عمر چھہتر سال ہے۔ کوئی پنشن نہیں۔ کوئی ملازمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر اور الحمد کے ساتھ گذارہ ہے۔ ہم دونو میاں بیوی صحابی اور صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ ہیں۔ زندگی دن بدن کم ہو رہی ہے یہ مبارک مہینہ رمضان شریف کا ہے۔ معلوم نہیں کہ آئندہ نصیب ہو یا نہ ہو اس لئے ہم اپنی طرف سے مبلغ تین سو روپے اپنے پس انداز روپے میں سے تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے (پیش) کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔"

قارئین کرام محترم حاجی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل ربوہ)

تار کے ذریعہ ۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت

جماعت احمدیہ کے افراد میں دعاؤں کے حصول کے لئے جو تڑپ اور ذوق و شوق پایا جاتا ہے۔ اس کا کچھ قدر اندازہ ۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست ترتیب دیتے وقت لگایا جا سکتا ہے کہ مخلصین دعاؤں کی برکات حاصل کرنے کے لئے نہایت نامساعد حالات میں بھی اپنی موعودہ مالی قربانی پیش کرنے میں عین سعادت سمجھتے ہیں۔ اور اس تکلیف میں ایک گونا لذت محسوس کرتے ہیں۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اس قسم کے مضمون کے خطوط کا ایک ایمان افروز سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ بعض احباب تاروں کے ذریعہ اپنی ادائیگی کی اطلاع دے کر درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ چنانچہ امسال تاروں کے ذریعہ اطلاعات کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے متعلقہ مخلصین کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے

۱۔ کراچی - ۳۱ - احباب — بذریعہ سیکرٹری تحریک جدید

۲۔ سیالکوٹ - ۱ - " — بذریعہ خواجہ ظفر احمد ناظم تحریک جدید

۳۔ باٹا پور لاہور ۲ " — بذریعہ سیکرٹری مال

اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے متعلقہ عہدیداروں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے مرکز میں تاریں بھجوا کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ قارئین کرام ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل)

سالنامہ مصباح

جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا ہے کہ مارچ میں مصباح کا خاص نمبر شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ تمام لجنات اس کی اشاعت کے لئے کوشش کریں گی۔ مناسب ہے کہ دفتر مصباح میں پہلے سے اطلاع دی جائے نمبر کی قیمت دو روپے ہوگی لیکن خریداروں کو سالانہ قیمت میں ہی دیا جائے گا۔ اسلئے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائے جائیں۔ پرچہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے یکم مارچ کی بجائے ۱۵ مارچ کو پوسٹ ہوگا۔ لیکن جو چاہیں ۸ آنے کے ٹکٹ بھیج دیں۔ تا کہ ان کے نام پرچہ رجسٹری کیا جائے۔ اس طرح ضائع ہونے کا احتمال نہیں ہوگا۔

(مدیرہ)

درخواست دعا

میرا بھائی۔ رشید احمد کافی عرصہ سے دماغی امراض میں مبتلا ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ میرے بھائی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد احمد انور سرگودھا)

بقیہ صد ۳:- **غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام**

نئے مالی سال کے موقع پر غانا پارلیمنٹ کے افتتاح پر جب پریذیڈنٹ غانا نے پارلیمنٹ کو خطاب فرمایا تو اس موقع پر حکومت کی طرف سے خاکسار بھی مدعو تھا۔ جہاں افتتاح کے بعد مختلف وزراء۔ سفراء۔ اور دیگر معززین سے ملاقات کا موقع ملا۔

یونیورسٹی کالج کیپ کوسٹ کی افتتاح کی تقریب میں جس میں چیف جسٹس۔ وزراء اور دیگر معززین مدعو تھے۔ خاکسار بھی مدعو تھا۔ اسی طرح سالٹ پانڈ گرلز سیکنڈری سکول کے تقسیم انعامات کی تقریب جو وزیر تعلیم نے سرانجام دی خاکسار شریک تھا۔

غانا کے لئے نامزد پاکستانی ہائی کمشنر کی آمد کی اطلاع پا کر خاکسار مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ائرا ایرپورٹ پر استقبال کے لئے گئے۔ یہاں مختلف ممالک کے سفراء ہائی کمشنرز۔ چیف آف سٹاف غانا افواج اور دیگر سرکردہ اصحاب سے ملاقات ہوئی۔ جہاز میں تاخیر کی وجہ سے غانا میں سیلون کے ہائی کمشنر سے گفتگو ہوئی۔ اور ان کی خواہش پر بعض اسلامی مسائل کی وضاحت کی سینی گال کے ایک عربی تعلیم یافتہ سے ایک عرب ملک کے سفیر کی موجودگی میں مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب اور خاکسار کی تفصیلی گفتگو ہوئی۔

احمدیہ مشن ہاؤس ٹمالی

عرصہ زیر رپورٹ میں لوکل مرکزی کی مالی مدد سے تمالی یہکن کی مرکزی جماعت ٹمالی کے مشن ہاؤس میں توسیع کی گئی اور اس تعمیر کی نگرانی وغیرہ امور مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ نے سرانجام دئے۔

احمدیہ ہوسٹل کماسی

تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کے ہوسٹل کی نگرانی اور دیگر متعلقہ انتظامات مکرمی مولوی عبدالمالک خان صاحب ریجنل مبلغ سرانجام دیتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہاؤس ماسٹر ہوسٹل کے لئے کوارٹر بھی تعمیر ہوا۔

احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کا سنگ بنیاد

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اہم کام جو مکرمی مولوی عبدالمالک خان صاحب نے سرانجام دیا وہ کماسی مشن ہاؤس کی تعمیر کا آغاز ہے۔ ۲۳ر دسمبر کی تاریخ مقرر کی گئی۔ ریجنل کمیٹی کی طرف سے دعوتی کارڈ چھپوا کر مسلم اور غیر مسلم حضرات کو بھیجے گئے۔ یہ کارڈ ملک کے مختلف علاقہ کے لوگوں کو بھیجے گئے چنانچہ مختلف علاقہ جات سے احباب شریک ہوئے۔ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری نے تلاوت کلام پاک کی۔ اس کے بعد ریجنل چیئرمین جماعت اشانٹی الحاج الحسن عطا ایم پی ای (ممبر آف برٹش ایمپائر) نے صدر جماعت ہائے احمدیہ غانا مکرم محمد آرتھر صاحب کا تعارف کراتے ہوئے انہیں صدارت کی کرسی پیش کی۔ صدر صاحب نے سلسلہ کی مختصر تاریخ بتائی اور اس اجتماع کی غرض وغایت بیان کی۔ ازاں بعد مکرمی مولوی عبدالمالک خان صاحب نے ایک مختصر تقریر کر کے اس عمارت کو مکمل کرنے کے لئے فراخدلی سے چندہ دینے کی اپیل کی جس پر مختلف لوگوں نے رقوم پیش کرنی شروع کیں صدر صاحب نے پھر نہایت برجستہ تقریر مقامی زبان میں کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر ۳۳ پونڈ نقد اور چالیس پونڈ کے وعدے ہوئے۔ سنگ بنیاد خاکسار نے نصب کیا اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا کی جس میں حاضرین شریک ہوئے۔

سیرالیون مشن کی سالانہ کانفرنس میں شمولیت

مکرمی مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے خاکسار کو سربراہوں کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ جب خاکسار نے یہ معاملہ غانا مشن کی ایگزیکٹو کونسل میں پیش کیا تو کونسل نے جہاں میرے اس کانفرنس میں شرکت کی منظوری دی وہاں میرے ساتھ صدر جماعت ہائے احمدیہ غانا مکرم محمد آرتھر کے جانے کا بھی فیصلہ کیا۔ چنانچہ مکرم محترم وکیل التبشیر صاحب سے آخری منظوری لینے کے بعد ہم دونوں سیرالیون مشن کی سالانہ کانفرنس میں شریک ہوئے اور اس کی مفصل رپورٹ سیرالیون مشن کی سالانہ کانفرنس کی رپورٹ کے عنوان کے ماتحت الفضل میں پہلے شائع ہو چکی ہے۔

بیعت

غانا مشن کی یہ تبلیغی۔ تعلیمی اور تربیتی مساعی کی رپورٹ صرف ریجنل مبلغین بشمولیت خاکسار کی کارگذاری ہے۔ اور اس میں بھی دو پاکستانی مبلغین کی رپورٹ وقت پر موصول ہونے کی وجہ سے شامل نہیں کی گئی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام اس سے بھی زیادہ ہوا اور پھر بیسیوں لوکل سرکٹ مبلغین ہیں۔ جن کی مساعی کی رپورٹ اس میں شامل نہیں ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے سرکٹ میں تبلیغی تعلیمی اور تربیتی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بہرحال سب کی مجموعی مساعی سے نیز آنریری مبلغین کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں ایکسو اکیس افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان سب کی استقامت کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

متفرق درخواست دعا

عرصہ زیر رپورٹ میں اشانٹی۔ برونگ اہافو اور شمالی غانا کے دورہ کے بعد خاکسار اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب جو دورہ میں میرے ساتھی تھے بخار سے شدید بیمار ہو گئے اور ہم دونوں دو تین ہفتہ کے بعد صحتیاب ہوئے۔ مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب جو خاکسار کی عیادت کے لئے سالٹ پانڈ میں چند دن قیام فرما رہے تیمارداری کرتے ہوئے خود بیمار ہو گئے۔ پھر مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری بھی تقریباً ایک ماہ بیمار رہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام صحت سے ہیں سوائے مولوی عبدالمالک خان صاحب کے جو دانتوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے مکرم خان صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز سب مبلغین غانا

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● لندن ۵ر مارچ۔ قاہرہ ریڈیو نے کل رات اپنے نشریہ میں بیروت سے موصول ہونے والی خبروں کے حوالہ سے بتایا ہے۔ کہ "محاذ پرستین" شامی فوجی یونٹوں نے شامی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ باغی صدر ناصر کے حامی بتائے جاتے ہیں۔ سیاسی مبصروں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر یہ بغاوت کامیاب ہو گئی تو متحدہ عرب جمہوریہ، عراق اور شام کو ملا کر ایک وفاق قائم کر دیا جائے گا۔ اور دوسرے عرب ملکوں کو بھی اس وفاق میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔ قاہرہ ریڈیو نے شام کی حکومت کے خلاف فوجی دستوں کی بغاوت کی خبر نشر کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ یہ بغاوت لیفٹیننٹ کرنل زیاد الحریری کی قیادت میں ہوئی ہے۔

● پیکنگ ۵ر مارچ۔ چینی حکومت نے مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کے طرزِ عمل کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ اس مسئلہ کے جلد از جلد تصفیہ سے ایشیا اور دنیا بھر میں قیام امن کو تقویت ملے گی۔ صدر چین نے صدر ایوب کو معاہدے پر مبارکباد ارسال کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کل صبح کراچی روانہ ہو گئے۔ ان کی روانگی سے قبل ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ پاکستان اور چین کے مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور چین میں سرحدی معاہدے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ احترام باہمی اور خیرسگالی سرحدی تنازعات اور دیگر بین الاقوامی مسائل حل کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ مشترکہ اعلان میں، چین اور بھارت کے درمیان سرحدی تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ دونوں حکومتوں (پاکستان اور چین) کے نمائندوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ کوئی منصفانہ اور مناسب تصفیہ ہو جائے گا۔

● لاہور ۵ر مارچ۔ وزیر تجارت مسٹر وحیدالزمان نے کل بتایا کہ حکومت پاکستان چینی عوام سے تجارتی تعلقات بڑھانے کی سرگرم کوشش کر رہی ہے اس سے چین کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ مسٹر وحیدالزمان نے کہا حکومت افریقی و ایشیائی ملکوں میں پاکستانی مصنوعات کے لئے منڈیاں تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ گو ہماری مصنوعات کا معیار کئی دوسرے ملکوں کی چیزوں کے معیار سے بہتر ہے لیکن جو ملک کئی سال سے افریشیائی ملکوں کو سامان مہیا کر رہے ہیں ان کی اجارہ داری ختم کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے اور اپنی مصنوعات مقبول بنانے میں وقت لگے گا۔

خواہ ریجنل مبلغین ہوں یا سرکٹ مبلغین سب کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کما حقہٗ فرائض کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کی والدہ ماجدہ کا ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین سے انکے درجات کی بلندی کیلئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عطاء اللہ کلیم انچارج مبلغ غانا

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام اسلام کے عالمگیر غلبہ پر ایمان افروز تقاریر

بقیہ صفحہ اول

وہاں تبلیغ اسلام کے حالات پر اردو میں تقریر کی ایک افریقی نوجوان کی نہایت شستہ اردو میں یہ برجستہ تقریر سامعین کیلئے بہت دلچسپی کا باعث ثابت ہوئی اور انہوں نے بہت توجہ اور گہرے انہماک کیا تھ اسے سنا جناب یوسف عثمان نے ابتداءً مشرقی افریقہ میں عرب تاجروں کے ذریعے اسلام کے پہنچنے اور دور دور تک پھیلنے کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ رفتہ رفتہ یہ عرب باشندے دنیوی دھندوں میں پھنس جانے کے باعث مادیت میں گم ہو کر رہ گئے اور اسلام حد درجہ کمزور ہو گیا۔ علم دین کا جاننے والا کوئی نہ رہا جب وہاں اسلام کسمپرسی کی حالت میں تھا تو وہاں مغربی اقتدار کیساتھ ساتھ عیسائیت آبر جمان ہوئی۔ عیسائی پادری لوگوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بناتے چلے گئے ان کا مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ تھا۔ اسوقت یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس سارے علاقے سے اسلام کا نام ونشان مٹ جائیگا لیکن خدا نے اسلام کی حفاظت کا سامان کیا اور ۱۹۳۴ء میں پہلے احمدی مبلغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب وہاں پہنچے انہوں نے تن تنہا عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس طرح وہاں اسلام کی سربلندی کے سامان پیدا ہوئے ان کے بعد مزید مبلغین آئے اور وسیع پیمانے پر تبلیغ اسلام کا کام شروع ہوا جماعت احمدیہ کی انتھک تبلیغی مساعی کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اب وہاں عیسائیت جارحانہ یلغار کی بجائے خود اپنا دفاع کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ مشرقی افریقہ کا اکثر حصہ ابھی تک عیسائیت کی آغوش میں ہے لیکن اب صورت حال بدل چکی ہے۔ لوگ بہت کثیر تعداد میں عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اسلام کی صداقت دن بدن ان کے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔

کینیا، یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں عظیم الشان مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے اور اس طرح وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ کا انتظام قائم کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ایک اور عظیم الشان خدمت جو وہاں اسلام کی روزافزوں ترقی کا باعث ثابت ہوئی ہے یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمیں اسلام سے روشناس کرانے کیلئے وہاں کی مقامی زبان میں قرآن مجید کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ شائع کیا ہے یہ قرآن مجید کا پہلا سواحیلی ترجمہ ہے اور سارے مشرقی افریقہ میں اسے بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ ان تمام مساعی کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں اسلام دن بدن غالب آ رہا ہے اور وہ دن دور نہیں ہے کہ جب جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں افریقہ کے لوگ اسلام میں داخل ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ افریقہ کے لوگ دنیا میں امن کے استحکام کے لئے مستقبل میں بہت اہم کردار ادا کریں گے خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ جب افریقہ کو سیاسی اور مادی لحاظ سے ترقی و عروج حاصل ہو تو اس کی یہ ترقی فی الحقیقت اسلام کی ترقی ثابت ہو۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ازاں بعد سیرالیون کے سید داؤد احمد صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے مغربی افریقہ کے ممالک میں سے علی الخصوص سیرالیون، گھانا اور نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات پر روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ ان تینوں ممالک میں جماعت احمدیہ کے نہایت مضبوط تبلیغی مشن قائم ہیں۔ جگہ جگہ بہت مخلص اور مضبوط جماعتیں موجود ہیں نہ صرف سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ بلکہ جماعت کی طرف سے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کا بھی ایک جال پھیلایا جا رہا ہے۔ ان عظیم الشان خدمات کا نتیجہ یہ ہے کہ سارے مغربی افریقہ میں اب عیسائیت پسپا ہو رہی ہے اور اسلام دن بدن غالب آ رہا ہے۔ ان ممالک کے سربرآوردہ لیڈر جماعت احمدیہ کی ان خدمات کے معترف ہیں اور انہیں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں چنانچہ اس کے ثبوت میں جناب سید داؤد احمد نے سیرالیون کے وزیر مواصلات آنریبل کانڈے بورے اور نائیجیریا کے وزیر اعظم آنریبل الحاج سر ابوبکر تفاوا بلیوا کے بیانات پڑھ کر سنائے جنمیں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور دیگر اسلامی خدمات کا نہایت شاندار الفاظ میں اعتراف کر کے خراج تحسین پیش کیا گیا تھا۔ آخر میں جناب داؤد احمد نے بتایا مغربی افریقہ میں غلبۂ اسلام کے یہ خوشکن آثار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور وہ دن نزدیک ہیں کہ جب آپ کی اسی پیشگوئی کے بموجب اسلام وہاں پورے طور پر غالب آ کر رہے گا۔

بعدۂ مکرم جناب سید اصغر علی شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ

آخر میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن و مبلغ بلاد عربیہ نے حاضرین سے خطاب کیا آپ کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام کا عالمگیر غلبہ" آپ کی یہ ٹھوس مدلل اور پرمغز تقریر قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی جس میں آپ نے بالآخر روئے زمین پر اسلام کے غالب آنے کی آسمانی بشارات اور ان کے بتدریج پورا ہونے پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی اور مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کر کے ثابت کیا کہ کس طرح اسلام کے بالمقابل دیگر ادیان کے عاجز آنے سے دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔

تقریر کے آغاز میں مکرم شمس صاحب نے قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت کیا کہ اس آخری زمانے میں جس میں مسیح موعود اور مہدی معہود نے ظاہر ہونا تھا اسلام کا روئے زمین پر ہمیشہ ہمیش کے لئے غالب آنا مقدر ہے۔ پھر آپ نے دور اوّل میں اسلام کے غالب آنے کے بعد اس کے زوال پر روشنی ڈالی اور بالآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کی حیثیت سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپ کے ذریعے احیائے اسلام کا تفصیل سے ذکر کیا نیز آپ نے غلبۂ اسلام کی وہ عظیم الشان بشارات بھی پڑھ کر سنائیں۔ جن کا اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دنیا میں اعلان فرمایا تھا۔ اور پھر اس زمانے میں ان کے پورا ہونے کو بھی واضح کیا۔ اس امر کے ثبوت میں کہ آج جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجے میں اسلام دنیا کے ہر گوشے میں غالب آ رہا ہے۔ آپ نے یورپ کے عیسائی اخبارات اور لیڈروں کے بیانات بھی پڑھ کر سنائے۔

دوران تقریر میں آپ نے اس امر کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں اسلام کو سربلند کرنے کی جو توفیق مل رہی ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ علم کلام ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دنیا میں پیش کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام کا ایک زندہ مذہب ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ رسولؐ ہونا اور قرآن مجید کا زندہ کتاب ہونا اس قدر رہتم بالشان طریق پر واضح فرمایا اور اس کے ثبوت میں ایسے محکم دلائل دیئے کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی ان دلائل کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ جب ان دلائل کو دوسرے ممالک میں پیش کرتی ہے تو دیگر مذاہب کے پیروان کے آگے عاجز آ کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اسلام ان ممالک میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔

اس امر کو واضح کرنے کے لئے کہ کس طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پیشکردہ علم کلام سے دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو رہی ہے آپ نے انگلستان کے پادریوں کے ساتھ اپنے بعض مناظرات اور پادریوں کے عجز کی بہت دلچسپ تفصیلات بیان کیں اور اسی طرح انگریزی میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضؓ کے بعض تبلیغی کارناموں کا بھی ذکر کیا اور آخر میں بتایا کہ عملی نمونے روحانی طاقت اور تبلیغ کے ذریعہ ہی اسلام کو دنیا میں غالب کیا جا سکتا ہے یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر جماعت احمدیہ اسلام کو غالب کرنے میں کوشاں ہے اور اس کام میں اسے عظیم الشان کامیابی نصیب ہو رہی ہے

مکرم شمس صاحب کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد صدر محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے جملہ مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ چھ بجے شام دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل طبیعت بہت ناساز رہی کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

تربیت کا ایک موثر ذریعہ

جناب مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"رسالہ انصار اللہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت عمدہ طور پر ایڈٹ کیا جاتا ہے اور اس کی افادیت تربیتی نقطۂ نگاہ سے نہایت نمایاں ہے"

آپ بھی ضرور اس رسالہ کے خریدار بنیں ——— سالانہ قیمت صرف چھ روپے

(قائد اشاعت)